احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 26 جون 2002ء 14 ربیع الثانی 1423 ہجری - 26 احسان 1381 ہش جلد 52-87 142

حکمت کے چشمے

حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جس شخص نے اللہ کی خاطر چالیس دنوں کو خالص کر دیا حکمت کے چشمے اس کے دل سے پھوٹ پھوٹ کر اس کی زبان پر جاری ہوتے ہیں-

(الجامع الصغیر باب المیم جلد 2 ص 160)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے- پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں- اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو- تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں- اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا- لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا- اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا- اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے- تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں- اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے- پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو- اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے- خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ- اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے- کینہ وری سے پرہیز کرو- اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ- ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو- نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ-

(الوصیت - روحانی خزائن جلد 20 ص 307-308)

خصوصی درخواست دعا

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اطلاع دیتے ہیں کہ:-

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب واشنگٹن کے ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں- لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے- خوراک بدستور نالی کے ذریعہ دی جا رہی ہے- احباب جماعت سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی مکمل شفایابی کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے-

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم میں یتامیٰ - مساکین - بیوگان اور ضرورت مندوں کی حاجت براری کو محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے- اسی طرح حدیث میں بے سہارا افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا گویا خدا تعالیٰ کی مدد کرنے کے مترادف ہے- یعنی یہ امر خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل کو طے کرنے میں ایک بہترین زینہ ہے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی تعلق اور حکمت کے پیش نظر 1982ء میں بیوت اللہ کی تعمیر اور آبادی کی تحریک کے سلسلہ میں ہی بیوت الحمد سکیم کا اجراء فرمایا تھا-

خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مستحقین بیوت الحمد سکیم کے شیریں ثمرات سے لذت یاب ہو رہے ہیں- بیوت الحمد کالونی ربوہ جو ہر قسم کی سہولتوں سے آراستہ ہے اب تک 83 خاندان آباد ہو چکے ہیں اور پہلے مرحلہ کی تکمیل میں ابھی اس کالونی میں دس مکان مزید تعمیر ہونا باقی ہیں- اسی طرح بعض ضرورت مند احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی امداد برائے توسیع مکان لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث امداد کا

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1902ء

25 جنوری	ریویو آف ریلیجنز اردو کا اجراء۔ پہلا پرچہ لاہور کے مطبع فیض عام سے شائع ہوا۔
مارچ	ریویو آف ریلیجنز کے انگریزی ایڈیشن کا اجراء۔ پہلا پرچہ لاہور سے شائع ہوا۔
5 مارچ	حضور نے ایک اشتہار کے ذریعہ جماعتی چندوں کیلئے مستقل نظام کی بنیاد رکھی اور فرمایا کہ ہر فرد اپنے اوپر ماہواری چندہ مقرر کر لے اور اس میں باقاعدگی اختیار کرے۔
اپریل	حضور نے طاعون سے بچانے کے لئے دافع البلاء کے نام سے رسالہ شائع فرمایا اور الدار کی خصوصی حفاظت کا ذکر کر کے ہندوستان کے تمام مذہبی لیڈروں کو چیلنج دیا کہ وہ اپنے مراکز کی حفاظت کی پیشگوئی کریں۔
12 جون	حضور نے مصر کے محمد رشید رضا ایڈیٹر المنار کو عربی میں مقابلہ کا چیلنج دیتے ہوئے 'الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ' شائع کی۔
یکم ستمبر	اشاعت تحفہ گولڑویہ
9 ستمبر	لندن کے ایک پادری جان ہیوگ سمتھ پگٹ نے گرجا میں وعظ کرتے ہوئے خدا کا دعویٰ کر دیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اسے ایک تبلیغی خط لکھا۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعود نے اس کے نام اشتہار میں اسے متنبہ فرمایا۔
12 ستمبر	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا نکاح محترمہ سرور سلطان صاحبہ بنت حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری سے حضرت مولانا نورالدین صاحب نے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔
ستمبر	حضور نے امریکہ کے جان الیگزنڈر ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج دیا اور اس کی ہلاکت کی پیشگوئی کی۔
2 اکتوبر	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا پہلا نکاح سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سے حضرت مولانا نورالدین صاحب نے رڑکی میں ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ 5 اکتوبر کو قافلہ واپس پہنچا۔
5 اکتوبر	حضور نے 'کشتی نوح' شائع کی۔ جس میں جماعت کو طاعون کا ٹیکا لگوانے سے منع کرتے ہوئے اپنی جماعت کے لئے تعلیم درج کی۔ آخر میں الدار کی توسیع کے لئے مالی تحریک فرمائی۔
6 اکتوبر	حضور کی کتاب تحفۃ الندوہ کی اشاعت
9 اکتوبر	حضور نے ندوۃ العلماء کے اجلاس منعقدہ امرتسر (9 تا 11 اکتوبر) میں شرکت کیلئے قادیان سے وفد روانہ فرمایا۔
28 اکتوبر	اشاعت 'تریاق القلوب'
30,29 اکتوبر	حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے درمیان مباحثہ مد۔ مئی 1903ء تک اس گاؤں کے 130 افراد طاعون کا شکار ہو گئے۔
31 اکتوبر	قادیان سے اخبار 'البدر' کا اجراء۔ جس کا پہلا پرچہ القادیان کے نام سے شائع ہوا۔
7 نومبر	عدالت میں ایک گواہی کے سلسلہ میں حضور کا سفر بٹالہ
15 نومبر	حضور کا اعجازی عربی قصیدہ 'اعجاز احمدی' کے نام سے شائع ہوا، جو 8,7 نومبر کو لکھا گیا۔ حضور نے اس کا جواب لکھنے پر 10 ہزار روپے کا انعامی چیلنج دیا۔
18 نومبر	حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید سفر حج کے دوران کابل سے قادیان تشریف لائے۔ ظہر کے بعد حضرت مسیح موعود سے ملاقات ہوئی۔
27 نومبر	حضور نے 'ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی' تحریر فرمایا جس میں قرآن و سنت اور حدیث کے مراتب بیان فرمائے۔
8 دسمبر	امرتسر کے مولوی رسل بابا کی طاعون سے ہلاکت۔
دسمبر	ملک میں طاعون کی وجہ سے حضور نے جلسہ سالانہ ملتوی کر دیا۔

متفرق

- حضرت منشی جلال الدین صاحب بلانوی کی وفات ہوئی جو 313 رفقاء میں سے اول نمبر پر تھے۔
- حضور نے عصمت انبیاء پر بسلسلہ مضامین ریویو آف ریلیجنز میں تحریر فرمایا۔
- بابو محمد افضل صاحب ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔
- چراغ دین جمونی نے احمدیت چھوڑ کر نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ حضرت مسیح موعود نے الہاماً پیشگوئی کی کہ اگر اس نے توبہ نہ کی تو ہلاک ہو جائے گا۔
- حضور کی اجازت سے دعوت الی اللہ کے لئے ایک مجلس 'تحقیق الادیان' کا قیام عمل میں آیا۔ اس نے کئی اشتہار اور ٹریکٹ شائع کئے۔

خواتین میں چندہ کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیت الذکر جرمنی کے بارے میں فرماتے ہیں:-

میں نے فیصلہ کیا ہے کہ زمین اور تعمیر کے لئے مطلوب پچاس ہزار روپیہ صرف احمدی عورتیں ادا کریں۔ احمدی عورتیں اخلاص میں مردوں سے کم نہیں۔ صرف احمدی عورتیں یہ کام مکمل کریں تو آئندہ نسلیں ان کی یہ ہمت دیکھ کر اپنے ایمان کو تازہ کریں گی اور ان کے دلوں سے ان کے لئے بے اختیار دعا نکلے گی۔ اور ان کی اخروی زندگی میں درجات کی ترقی کا باعث ہوگی۔ بعد میں آنے والے مالدار لوگ جب جماعت احمدیہ کی موجودہ غربت کا حال اور دوسری طرف عورتوں کی اس شاندار خدمت کو دیکھیں گے تو ان صاحب ثروت (لوگوں) کے دلوں میں جو جذبہ محبت اور جرات پیدا ہوگا۔ اس کا اندازہ لگانے سے میرا دل قاصر ہے۔

قادیان کی عورتوں نے پہلے ایک دفعہ بلائے جانے پر ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ تک چندہ دیا تھا۔ وہ عورتیں بھی جو محنت مزدوری کے قابل نہیں چندہ دے رہی تھیں۔ ایک نہایت مسکین پٹھان عورت اپنے ملک سے قادیان ہجرت کر آئی ہے۔ ضعف سے سوٹا لے کر بمشکل چلتی ہے اس نے دو روپیہ چندہ دیا۔ اور ایک نہایت ضعیف ساٹھ ستر سال کی پٹھان عورت نے جو بمشکل چلتی ہے اس نے دو روپے میرے ہاتھ پر رکھے۔ اس غریب نے دو چار مرغیاں پال رکھی ہیں جن کے انڈوں کی قیمت سے وہ اوپر کی ضرورتیں پوری کرتی ہے۔ اس خیال سے کہ یہ رقم تھوڑی ہے اس نے اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو میں اپنے ایک ایک کپڑے کو اور جوتی کو ہاتھ لگا کر بتایا کہ یہ دفتر سے ملے ہیں۔ میرا قرآن بھی دفتر کا ہے۔ اس دفعہ مرغیوں نے بھی کم انڈے دیئے ہیں۔

حضور نے فرمایا: اس کا ایک ایک لفظ میرے دل پر نشتر کا کام کر رہا تھا۔ دوسری طرف میرا دل محسن خدا کے شکر و امتنان سے لبریز ہو رہا تھا اور میرے اندر سے یہ آواز آ رہی تھی کہ خدایا! تیرا یہ مسیح (موعود) کس شان کا تھا جس نے ان پٹھانوں کی ایسی کایا پلٹ دی۔ اس طرح بعض غریب بیوہ پنجابی عورتوں نے بھی غیر معمولی قربانی کی۔ (مبشرین ص 80-81)

قسط اول

خوشی کے اظہار کے پاک اور صاف طریق سوچے جائیں تا مجلس عزا اور شادی میں نمایاں فرق دکھائی دے

شادی بیاہ کی تقاریب کے بارہ حضور انور کی پرمعارف ہدایات

دین صرف عجز و انکسار اور فروتنی ھی نہیں سکھاتا بلکہ استغناء، قناعت اور صبر و رضا بھی عطا کرتا ھے

نوٹ: 1990ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ہدایت فرمائی کہ مجلس شوریٰ (منعقدہ 23، 24، 25 مارچ 1990ء) کے ایجنڈا میں شادی بیاہ کے متعلق درج ذیل امور غور کے لئے پیش کئے جائیں اور معین متوازن مشورہ دیا جائے۔ حسب ذیل باتوں کے درمیان توازن ضروری ہے:۔

1۔ خوشی کے موقعہ پر ضرورت سے زیادہ پابندیاں وقتی حالات اور تقاضوں کے مطابق تو ٹھیک کہلا سکتی ہیں۔ لیکن مستقلاً انہیں گویا شریعت کا حصہ بنالینا جائز نہیں۔

2۔ جن حالات میں پابندیاں لگائی گئی تھیں ان میں جو تبدیلی ہوئی ہے ان کے تقاضے کیا ہیں۔

3۔ موجودہ دور میں غیروں کے ساتھ تعلقات کا مفاد۔

4۔ عملاً اس وقت کیا ہو رہا ہے اور (رخصتانہ کے موقعہ پر مقامی احباب کے) کھانے اور نہ کھانے والے احمدیوں کے درمیان تفریق ایک اور بدی تو نہیں پیدا کر رہی ہے۔ یعنی حیلوں سے نظام کے اطلاق سے آزادی حاصل کرنا۔

5۔ بڑے شہروں میں جہاں دور دور سے افراد آتے ہیں ان کے لئے بہت پہلے کھانا کھا کر آنا یا بہت دیر میں جا کر کھانا کھانا تکلیف کا موجب تو نہیں اور شادی میں شمولیت کہیں سزا تو نہیں بن جاتی۔

6۔ غرباء کے لئے رسماً تکلیف اٹھانے اور بوجھ بڑھانے کا کوئی اور سد باب اور ازالہ۔

7۔ جو بھی اقدامات تجویز ہوں ان کی حیثیت پر زور مشورہ کی ہو گی یا ایسے فیصلہ جات کی جن کی پابندی نہ کرنا موجب تعزیر ہو گا۔ دوسری صورت میں تعزیر کیا ہو گی اور موجودہ حالات میں ایسے امور میں تعزیرات کو رواج دینا کہاں تک مناسب ہو گا۔

8۔ بڑے اور چھوٹے قصبوں اور دیہات کو حسب حالات الگ الگ مشورے دینے کے حسن و قبح پر غور۔

9۔ نظام جماعت کو بین الاقوامی سطح پر یکساں کرنے کی جو مہم چلائی جا رہی ہے اس پر ان فیصلہ جات کا کیا اثر پڑے گا اور کیا ساری دنیا میں ان کا یکساں اطلاق ممکن ہو گا۔

10۔ بالعموم اخراجات کم کرنے سے متعلق مشورے۔

11۔ اگر ایک طرف معاشرتی تقاضے کے مطابق ایسی بات کی دوبارہ اجازت دینے کا رجحان ہو جسے بدرسم قرار نہیں دیا جا سکتا تو دوسری طرف بیاہ شادی کے موقعہ پر رفتہ رفتہ بدرسوم کو اختیار کرنے کے رجحان کے قلع قمع کے بارہ میں اقدامات اور نئے ولولہ کے ساتھ ان رسوم کے خلاف مہم جاری کرنے پر غور۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مندرجہ بالا ہدایات مجلس شوریٰ 1990ء کے ایجنڈا میں تجویز نمبر 1 کے طور پر پیش کی گئیں۔ اس تجویز پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی۔ سب کمیٹی نے غور کرنے کے بعد اپنی سفارشات مجلس مشاورت میں بحث کے لئے پیش کیں جس پر 34 نمائندگان نے بحث کی اور بالآخر مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر یہ ترمیم منظور کی کہ مجلس شوریٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ سفارش پیش کرے کہ ایجنڈا کی تجویز نمبر 1 پر مزید غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر حضور پسند فرمائیں تو اس تجویز پر مزید غور کرنے کے لئے ایک سٹینڈنگ کمیٹی مقرر فرما دیں جو اس تجویز پر تفصیلی غور کے بعد 6 ماہ کے اندر اپنی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تجویز کو منظور فرمایا اور ایک سٹینڈنگ کمیٹی کی منظوری عطا فرمائی۔ اس کمیٹی کے 5 اجلاس منعقد ہوئے اور اس تجویز پر تفصیلی غور و فکر کے بعد اپنی سفارشات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے نہایت ہی پرمعارف ہدایات فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ پرمعارف ہدایات پیش ہیں۔ اس کے مرکزی اور ذیلی عناوین ادارہ الفضل کے تجویز کردہ ہیں۔

شادی بیاہ کے مہمان دو قسم کے ہیں

1۔ ایک وہ جو باہر سے آئے ہوئے ہوں خواہ وہ بارات سے تعلق رکھتے ہوں یا لڑکی والوں کے عزیز اور دوست ہوں۔ ان کے قیام اور رہائش وغیرہ کی ذمہ داری چونکہ بلانے والوں کا اولین فرض ہے۔ اس لئے خواہ وہ ان کے گھروں میں ٹھہریں یا نہ ٹھہریں۔ جب بھی تقریبات میں شمولیت کے لئے آئیں ان کی حسب توفیق مہمانوں سے خدمت کرنا بنیادی فریضہ ہے جو (دین) کی اکرام ضیف کی تعلیم کے تابع دوسرے (مذاہب) کے مقابل پر (دین) میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

2۔ دوسری قسم عام مقامی مہمانوں کی ہے۔ اس قسم میں مختلف نوع کی مزید قسمیں پائی جاتی ہیں۔ ایک وہ مہمان ہیں جو گاؤں یا چھوٹے قصبات سے ہیں جہاں فاصلے کوئی نہیں۔ کھانا گھروں میں کھا کر بے تکلفی سے دعا کی نیت سے تقریب میں شرکت کی جا سکتی ہے۔ ایسے مہمانوں کے لئے کھانے کا تردد کرنا اور بوجھ اٹھانا ایک بے ضرورت تکلیف ہے جبکہ اکرام ضیف کا حق ادا کرنے کے لئے کوئی مشروبات یا تھوڑی سی مٹھائی پیش کی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں دیہاتی معاشرے اور شریکے کی روایات کے پیش نظر اگر کھانے کا اہتمام وہاں کروایا جائے تو بہت زیادہ دکھاوے اور ضیاع کے احتمالات ہیں۔ اس لئے بہتر ہو کہ ایسی جگہوں پر بلاوجہ دوبارہ مہمانوں کو کھانا پیش کرنے کے رواج کو جاری نہ کیا جائے۔ ہاں معمولی خاطر مدارات میں کوئی مضائقہ نہیں۔

میانہ روی اور امر معروف کا طریق

مقامی مہمانوں کی دوسری قسم وہ ہے جو بڑے شہروں سے تعلق رکھتی ہے۔ مثلاً کراچی، لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی وغیرہ۔ ایسی جگہوں پر عموماً احمدیوں کو غیر احمدی دوستوں اور تعلق والوں کی تقریبات شادی پر بھی جانا پڑتا ہے۔ اگرچہ ایسی جگہوں پر کھانا پیش کرنے میں کوئی حرج دکھائی نہیں دیتا لیکن ضروری نہیں کہ کھانے سے ہی تواضع ہو۔ فرق اچھا نہیں لگتا کہ غیر احمدی اور باہر سے آئے ہوئے مہمان کھانا کھا رہے ہوں اور مقامی دوست اور مہمان موقع پر سرک جائیں گویا کھانا حرام ہے۔ اس لئے حتی المقدور یکجہتی اختیار کرنی چاہئے۔ اگر دوسرے مہمانوں کو کھانا پیش کیا جا رہا ہے تو احمدی مہمانوں کو بھی کھانا پیش کیا جائے۔ ہاں دعوت تعداد کے لحاظ سے بھی اور کھانے کی قسم کے لحاظ سے بھی حسب توفیق دینی چاہئے۔ اگر یہ رخصت دکھاوے اور ضیاع اور اسراف پر منتج ہو گی تو بعید نہیں کہ پھر کسی وقت جماعت یہ انتظامی فیصلہ کر لے کہ اس سے کلیتہً احتراز کیا جائے۔ اس لئے میانہ روی میں ہی سلامتی ہے اور میانہ روی ہی کی تعلیم دینی چاہئے۔ اور امراء کو ان امور میں ناصح اور نگران کا کردار ادا کرنا ہو گا۔ اگر رائے عامہ میں میانہ روی ہو اور وہ زیادہ تکلفات کو پسند نہ کریں تو ایک آدھ دعوت میں شرکت کرنے والے اگر یہ اظہار کر دیں تو آئندہ ایسے رجحانات کی حوصلہ شکنی کے لئے کسی انتظامی تعزیری کارروائی کی بھی ضرورت نہیں۔ جماعت کو یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ عام روزمرہ کے جماعتی تقاضوں پر سزا دینے کا اور تعزیر کی دھمکی دے کر نیکیوں پر قائم رکھنے کا رجحان آخر کار نفع مند ثابت نہیں ہو سکتا اور بعید نہیں کہ فوائد کی بجائے نقصانات زیادہ اٹھانے پڑیں۔ جو طریق کار قرآن کریم نے سمجھایا ہے وہی بہترین ہے اور دیرپا گہرا اثر رکھنے والا ہے اور وقت گزرنے پر کمزور نہیں پڑتا بلکہ مزید مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نظام ہے۔ بدرسوم کے خلاف بھی اس کو استعمال کرنا چاہئے۔ بے پردگی اور فحاشی کے رجحانات کو روکنے کے لئے بھی اسے ہی استعمال کرنا چاہئے اور نیک رسم و رواج کے قیام کے لئے بھی اور میانہ روی کو جماعتی کردار کا حصہ بنانے کے لئے بھی یہی سب سے موثر طریق ہے۔ ہمارا [illegible] کا تجربہ بتاتا ہے کہ اگر ایک بات پر دشمن نہیں بلکہ اپنے بھی وقار اور متانت سے غلطی کی طرف توجہ دلانا شروع کریں تو ان چیزوں کا شوق ہی بجھ جاتا ہے اور طبیعت بے کیف سی ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہی مناسب طریق ہے۔ اور یہی ہتھیار ہے جماعت کے ہاتھ میں جس کو نظام جماعت باقاعدہ نظم و ضبط کے ساتھ جاری کرے اور اس کو نشوونما دے۔

غرباء کی شادیوں پر خرچ کریں اور اسراف نہ کریں

ایک اور امر یہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ جب آپ ان چیزوں کی اجازت دیں گے تو بہت سے غریب ایسے رہ جائیں گے جن کو توفیق نہیں ہوگی اور جن پر بوجھ پڑے گا- اس کا علاج میرے ذہن میں یہ آتا ہے کہ شادی بیاہ کے موقعہ پر صاحب توفیق لوگوں میں یہ تحریک کی جائے کہ آپ دعوتوں میں اسراف نہ کریں بلکہ صاف ستھرا اچھا لیکن بے تکلف کھانا دیں اور ان اخراجات میں اس نیت سے بچت کریں کہ آپ کے شہر کے کسی اور غریب احمدی کی بچی کی سفید پوش رخصتی میں کوئی غربت حائل نہ رہے چنانچہ مستقلاً ایک ایسا فنڈ جاری کر دیا جائے جس میں شادی بیاہ کے موقعہ پر نہ صرف دونوں خاندان محض للہ حصہ لیں بلکہ جماعت کے متمول دوستوں میں مستقلاً ایک تحریک جاری رہے کہ غریب بچیوں کی شادی کے لئے وہ ضرور اپنے اموال میں سے کچھ خرچ کریں اور جن بچیوں کی رخصتی کے وقت ان کے پاس مہمانوں کی معمولی آؤ بھگت کے لئے بھی کچھ نہیں ہوگا ان کو اس فنڈ سے مدد دی جائے اور ایک صاف ستھرے لیکن غریبانہ معیار پر ان کے متفرق اخراجات کا بوجھ اٹھالیا جائے- یہ ایک ایسی چیز ہے جس میں جماعت کے متمول دوست یقیناً خوشی سے دل کھول کر حصہ لیں گے بلکہ یہ رواج بھی دینا چاہئے کہ لوگ اپنے آپ کو کسی نہ کسی غریب بچی کی شادی کروانے کے لئے پیش کریں- ایسی صورت میں یہ بھی ضروری نہیں کہ جماعت کی وساطت سے ایسا کریں- اگر وہ مناسب سمجھیں تو بعض خاندانوں کے ساتھ بعض خاندانوں کا ایسا تعلق قائم کروایا جاسکتا ہے کہ غریب بچیوں کو ایک سہارا میسر آجائے-

میری اہلیہ نے وفات کے دنوں میں اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ چار بچیوں کی شادی وہ خود کرانا چاہتی ہیں- چنانچہ میں خدا کے فضل سے چار سے زیادہ شادیاں کروا چکا ہوں اور ہر دفعہ ایسا کرنے پر روحانی لذت نصیب ہوئی ہے- میں یہ صرف اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ جماعت میں اس کا رواج پڑ جائے اور یہ جو سوال اٹھتا تھا کہ امیر اگر بچیوں کے رخصتانہ پر زیادہ خرچ کریں گے تو غریبوں کے دل جلیں گے یہ اعتراض اٹھ جائے گا- لیکن یہ بھی احمدی غریبوں پر ایک الزام ہے- میں تو احمدی غریبوں کو بڑا حوصلے والا سمجھتا ہوں- ان پر یقیناً قرآن کریم کی یہ تعلیم صادق آتی ہے کہ :-

لاتمدن عينيك (-) (سورة الحجر:89)

اکرام ضیف اور دلداری

اس لئے ان کو خواہ مخواہ حریص یا حاسد سمجھتے ہوئے اپنی طرف سے اس رنگ میں دلداری کرنا کہ امیر بھی اکرام ضیف سے کلیۃً ہاتھ دھو بیٹھیں حقیقی علاج نہیں ہے اور ایسا کرنے سے خاص فائدہ بھی کچھ دکھائی نہیں دیتا- کیونکہ تجربہ نے بتایا ہے کہ کوئی ایسا خاص فائدہ بھی نہیں ہوا- جس زمانے میں یہ رواج تھا کہ غریب بھی مہمانوں کی کچھ نہ کچھ خاطر مدارات کیا کرتے تھے تو وہ امیر جو ان میں شامل ہوتے تھے وہ اس سے متاثر ہو کر مخفی ہاتھ سے ضرور کچھ نہ کچھ مدد کیا کرتے تھے- اب تو امیروں اور غریبوں کے فاصلے بڑھ گئے ہیں- پس نیکی کو رائج کرنے کے لئے نیکی کی روح کو سمجھنا ضروری ہے اور یہ بھی بہت ضروری ہے کہ امراء ضرور غریبوں کی شادی پر جائیں اور ان کو بھی موقعہ پر تحائف پیش کریں اور ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کی غریبانہ روٹی میں شامل ہوں- اور اسی طرح غریبوں کو امیروں کی شادیوں میں ضرور بلوایا جائے اور ان کی غربت سے شرم نہ کی جائے- بلکہ ان کا دعوت قبول کر کے بے جھجک امیرانہ لباس مہمانوں میں شامل ہو جانا دراصل ان کی ایک قربانی ہے- اس پہلو سے ان کے آنے کو باعث عزت سمجھا جائے اور غیر احمدی مہمانوں پر یہ بات خوب کھل جانی چاہئے کہ سادگی اور غرباء کی عزت کا قیام جماعت احمدیہ کے شعار میں داخل ہے اس کے ساتھ ہی ضروری ہے کہ غرباء کی اجتماعی کھانوں کے وقت تربیت کی جائے اور کسی کو موقعہ نہ دیا جائے کہ ان کی غربت کی مجبوریوں پر ہنسے- مجھے یاد ہے بارہا میں نے ربوہ میں ایسی دعوتوں میں حصہ لیا ہے جہاں خصوصاً غریب بچے کھانے پر ٹوٹ کر پڑتے تھے اور بعض نسبتاً خوش حال لوگ ان کی اس حرکت پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے اور ایسے جملے کستے تھے جن سے تکبر کی بو آتی تھی- جب بھی میرے سامنے ایسا ہوا ان کو میں نے سمجھایا کہ خدا کا خوف کرو- تمہیں احساس ہی نہیں کہ جن لوگوں کو عید بقر عید پر گوشت میسر آتا ہو یا گھر میں کبھی پلاؤ زردے دیکھنے نصیب نہ ہوں ان کو اگر کبھی قسمت سے ایسی دعوت میسر آجائے تو ان کا بے قابو ہو جانا ان سے زیادہ شہر کے متمول لوگوں کی بے حسی کی تصویر کھینچتا ہے تاہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کے مطابق جہاں امیروں کو سمجھایا جائے وہاں غریبوں کو سمجھانا بھی تو ضروری ہے اور ان کی تربیت کے لئے سلسلہ کے کارکنان مقرر ہونے چاہئیں جو انہیں محبت اور پیار سے سمجھائیں تا کہ ایسے مواقع پر ان کا طرز عمل عین (دینی) تعلیم کے مطابق ہو-

رسموں میں قباحت

جہاں تک قباحتوں کا تعلق ہے دیہات میں وہاں کے حالات کے مطابق اور شہر میں وہاں کے حالات کے مطابق قباحتیں ہیں جو راہ پا رہی ہیں لیکن رسمی اور سرسری طور پر نہیں بلکہ ہر قباحت کی حقیقت تک پہنچ کر اس کے استیصال کی کوشش کی جانی چاہئے- تا کہ منع کرنے والوں کو پتہ چل جائے کہ قباحت ہے کیا- مثلاً مہندی کی رسم ہے- فی ذاتہ اس میں قباحت نہیں کہ اس موقع پر بچی کی سہیلیاں اکٹھی ہوں اور خوشی منائیں- طبعی اظہار تک اس کو رکھا جائے تو اس میں حرج نہیں لیکن اگر اس کو رسم بنا لیا جائے کہ باہر سے دولہا والے ضرور مہندی لے کر چلیں تو ظاہر ہے کہ اس میں ضرور تصنع پایا جاتا ہے- بچی کی مہندی گھر پر ہی تیار ہونی چاہئے- اس کے لئے ایک چھوٹی سی بارات بنانے کا رواج قباحتیں پیدا کرے گا- اس موقعہ پر دولہا والوں کی طرف سے باقاعدہ ایک وفد بنا کر حاضر ہونا اور اس موقعہ پر اس کے لوازمات کے طور پر پر تکلف کھانے وغیرہ وغیرہ- یہ جب ایک رسم بن جائے تو سوسائٹی پر بوجھ بن جانا ہے اور ''ویضع عنھم اصرھم (-)'' کی روح کے منافی ہو جاتا ہے- اس بارہ میں بھی دوبارہ سادگی کی طرف لوٹنا ضروری ہے لیکن اچھی روح یعنی امر بالمعروف اور نهى عن المنكر کی روح ہی پیش نظر رہے اور جیسا کہ کمیٹی نے تجویز کی شق نمبر 7 کے حوالے سے سفارش کی ہے- اس میں تادیبی رنگ نہ ہو بلکہ تربیتی رنگ ہو لیکن بار بار ہو- نصیحت اگر ایک دفعہ اثر نہیں کرتی تو پھر کی جائے اور پھر کی جائے حتیٰ کہ ذکر کا مضمون جاری ہو جائے اور ''ان نفعت الذكرى'' کا نتیجہ ظاہر ہونے لگے-

تقاریب میں بے پردگی کا رجحان

جو قباحتیں راہ پکڑ رہی ہیں ان میں سے ایک بے پردگی کا عام رجحان بھی ہے جو یقیناً احکام شریعت کی حدود پھلانگنے کے قریب ہو چکا ہے اور شادی والوں کی اس معاملہ میں بے حسی کو بھی ظاہر کرتا ہے- کیونکہ معزز مہمانوں میں بہت سی حیاء دار پردہ دار بیبیاں ہوتی ہیں- بے دھڑک انٹ سنٹ فوٹو گرافروں یا غیر ذمہ دار اور غیر محرم مردوں کو بلا کر تصویریں کھنچوانا اور یہ پرواہ نہ کرنا کہ یہ معاملہ صرف خاندان کے قریبی حلقے تک ہی محدود ہے- اس بارہ میں واضح طور پر بار بار نصیحت ہونی چاہئے کہ آپ نے اگر اندرون خانہ کوئی ویڈیو وغیرہ بنانی ہے تو پہلے مہمانوں کو متنبہ کر دیا جائے اور صرف محدود خاندانی دائرے میں ہی شوق پورے کئے جائیں-

خوشی کے اظہار کے مناسب طریق

بیہودہ گانوں کا رجحان بھی انہی قباحتوں میں سے ہے- بیہودہ گانوں میں ''سیٹھنیاں دینی'' بھی شامل ہیں جو مزاج سے بڑھ کر بدتمیزی اور گالی گلوچ اور کھلم کھلا تذلیل کی حد تک پہنچ جاتی ہیں- ایسی بے ہودگیوں کی بجائے حضرت اقدس مسیح موعود کی نظموں کو رواج دینا اور اسی طرح دوسرے صاف ستھرے کلام کا ذوق پیدا کرنا چاہئے- جماعت میں اور دراصل لجنہ میں اس مضمون پر بھی ایک سوچ اور فکر کے حلقے قائم ہونے چاہئیں کہ خوشی کے اظہار کے ایسے طریق بھی تو سوچے جائیں اور بنائے جائیں جو صاف ستھرے اور پاک ہوں، اور مجلس عزاء اور مجلس شادی میں فرق نمایاں دکھائی دینے لگے- صرف راہیں بند کرنا تو کافی نہیں- بہتر اچھی اور صحت مند راہیں تجویز کرنا بھی تو ضروری ہے جس سے طبیعتوں پر اچھا اثر پڑے اور محفلیں یادگار بنیں- لیکن بدی کی طرف جھکاؤ کے بغیر تا کہ بوریت کی بجائے فرحت پیدا ہو اور دیکھنے والے بھی گہرے نیک تاثر لے کر لوٹیں- جماعت نقالی کرنے والی نہ ہو بلکہ جماعت کی نقالی کی جانے لگے- یہ جو ہدایات ہیں ان کا تجویز کی شق نمبر 1 تا نمبر 11 پر آپ کی سفارشات سے تعلق ہے-

بد رسومات کی نشاندہی

جہاں تک بد رسوم کا تعلق ہے اس بارہ میں پہلے تو کثرت سے ان کی نشاندہی کرنا اور ان کا تجزیہ کرنا اور سمجھانا ضروری ہے کہ کیوں یہ رسوم بد ہیں تا کہ جماعت پر عمومی حجت تمام ہو جائے- بعد میں چند ماہ کی کوشش اور محنت کے بعد پھر یہ تنبیہ بھی ہو جائے کہ اگر کوئی احمدی خاندان بد رسوم سے چمٹنے پر اصرار کرے گا تو پھر اس بات کے لئے ذہنی طور پر اسے تیار رہنا چاہئے کہ احتجاجاً کم از کم جماعت کے ذمہ دار احباب اور عہدیدار وغیرہ اجازت لے کر اس تقریب سے الگ ہو جائیں- مراد یہ نہیں کہ وہاں کوئی ہنگامہ کر کے الگ ہوں بلکہ دلی معذرت کے ساتھ علیحدگی میں اپنی مجبوری پیش کر کے اجازت لینی شروع کر دیں لیکن اس کے متعلق پہلے بتانا ضروری ہے کہ اگر باز نہ آئے تو پھر ایسا ہوگا-

شادیوں پر تواضع کے مواقع

غرباء کی شادیوں سے متعلق یہاں میں نے جو بعض حل تجویز کئے ہیں- ضروری نہیں کہ یہ بعینہٖ ہر جگہ نافذ العمل ہوں یا نافذ ہوں- کئی مختلف صورتیں ہیں جن کو ملحوظ رکھ کر بہت حد تک ان پر عمل کیا جا سکتا ہے- یہ سوچ فی ذاتہ محل نظر ہے کہ سب غرباء امیروں کی شادیوں پر رخصتانے کے موقعہ پر تواضع پیش کرنے سے احساس کمتری میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور تکلیف اٹھاتے ہیں- اول تو بڑی تعداد میں ایسے غرباء ہیں جن کو علم ہی نہیں کہ امیروں کے ہاں کیا ہوتا ہے- اگر وہ رخصتانے کے موقعہ پر احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں تو روزمرہ کے رہن سہن پر بھی تو یہی صورتحال اطلاق پاتی ہے- صرف بیاہ شادی کے ہی نہیں غمی کے اور بیماری کے حالات بھی تو گزرتے ہیں- پھر ویسے ہیں جو مشکل ان میں پیش آتی ہے اس کا بھی تو حل ہونا چاہئے- غریب صرف لڑکیوں والے ہی تو نہیں ہوتے لڑکے والے بھی ہوتے ہیں- ایک بہت وسیع مسئلے کا اتنا مختصر حل تجویز کر دینا ہرگز کافی نہیں ہے-

> میں نے کبھی کسی معترض کے اعتراض کو غیر اہم نہیں سمجھا-
>
> (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ڈاکٹر مبشر احمد شرما صاحب

ملیریا- ایک عام مگر قابل توجہ بیماری

دنیا میں جہاں جہاں بھی ملیریا کی بیماری عام ہے وہ ایسے علاقے ہیں جہاں غربت' افلاس اور گندگی کا راج ہے- جن علاقوں میں گندے پانی کی نکاسی اور ماحول کی صفائی کے انتظامات غیر معیاری ہیں وہاں ملیریا ہی نہیں بلکہ اور بھی کئی طرح کی بیماریاں عام ہیں جیسے ہیضہ' اسہال' ہیپاٹائٹس وغیرہ- یہ حقیقت ہے کہ اگر ہم صرف ماحول کی صفائی کو ہی یقینی بنالیں تو ہم بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں- یوں تو ملیریا کے خلاف سرکاری سطح پر "ملیریا کنٹرول پروگرام" کے نام سے ایک ادارہ کام کررہا ہے لیکن پھر بھی ملیریا میں مبتلا ہونے والے افراد کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے اس کی وجہ لوگوں میں اس بیماری اور اس سے بچاؤ کے حوالے سے شعور کی کمی ہے- ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں کو اس بیماری سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات پہنچانے کی کوشش کی جائے-

ملیریا کیا ہے؟

قدیم چینی تہذیب میں ملیریا کو "ہر بخار کی جڑ" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا- ملیریا کا لغوی مطلب "آلودہ ہوا" ہے مگر جدید تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ ملیریا کے پھیلنے کی اصل وجہ ایک طفیلی جرثومہ (Parasite) ہے جسے پلازموڈیم (Plasmodium) کہا جاتا ہے- یہ جرثومہ ایک مادہ مچھر' جس کا سائنسی نام "انوفلیز" (Anopheles) ہے' کے کاٹنے سے انسانی خون میں شامل ہوتا اور بیماری کی علامات پیدا کرتا ہے-

ملیریا کا جرثومہ

جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ ملیریا کے جرثومے کو "پلازموڈیم" کہتے ہیں جو کہ ایک طفیلی جرثومہ ہے- اسے طفیلی جرثومہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنے طور پر زندہ نہیں رہ سکتا- اسے زندہ رہنے کے لئے کسی نہ کسی دوسرے جاندار کی ضرورت ہوتی ہے- ملیریا کے جرثومے کی نشوونما کے عمل کا کچھ حصہ مادہ مچھر "انوفلیز" کے خون اور کچھ حصہ انسانی خون میں مکمل ہوتا ہے یعنی یہ جرثومہ صرف اور صرف مادہ مچھر انوفلیز کے کاٹنے سے ہی انسانی خون میں شامل ہوتا ہے- پلازموڈیم بنیادی طور پر چار قسم کا ہوتا ہے-

1- پلازموڈیم فالسی پیرم- (Plasmodium Falciparum)
2- پلازموڈیم ویوکس- (Plasmodium Vivax)
3- پلازموڈیم ملیری- (Plasmodium Malariae)
4- پلازموڈیم اوویل- (Plasmodium Ovale)

ان چاروں اقسام میں سے پہلی قسم "فالسی پیرم" سب سے مہلک ہے- اس سے پیدا ہونے والا ملیریا سب سے سنگین ہوتا ہے اور اگر اس کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو یہ جان لیوا بھی ہوسکتا ہے- اس کے علاوہ باقی تینوں اقسام کے پلازموڈیم مناسب علاج نہ ہونے کی وجہ سے برس ہا برس انسان کے جگر میں باقی رہ سکتے ہیں- ہمارے ہاں ملیریا مریضوں کی اکثریت "پلازموڈیم ویوکس" کا شکار ہوتی ہے-

ملیریا کس موسم میں اور کیسے پھیلتا ہے؟

ہمارے ہاں یوں تو کوئی بھی موسم ملیریا کی زد سے بچا ہوا نہیں ہے- سارا سال ہی یہ مچھر انسانوں کے خلاف کمربستہ رہتے ہیں لیکن گرمیوں بالخصوص برسات کے موسم میں یہ خوب پھلتے پھولتے ہیں اور بیماری میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں- جب مادہ مچھر انوفلیز کسی ایسے شخص کو کاٹتا ہے جو ملیریا کا مریض ہو تو اس کے خون کے ساتھ ملیریا کے جرثومے بھی مچھر کے خون میں شامل ہوجاتے ہیں- پھر جب یہ مچھر کسی صحت مند انسان کو کاٹتا ہے تو یہ جرثومے اس کے خون میں منتقل ہوجاتے ہیں- انسانی جسم میں ملیریا کے جرثوموں کے لئے موافق ترین جگہ جگر ہے جہاں یہ پناہ لیتے ہیں اس کے خلیوں میں یہ جرثومے نشوونما پاتے ہیں اور تیزی سے اپنی تعداد میں اضافہ کرتے ہیں- جگر سے نکل کر یہ جرثومے پھر سے خون میں شامل ہوجاتے اور سرخ خلیوں کو اپنا ہدف بناتے ہیں- یہ سرخ خلیوں میں جا گھستے ہیں جہاں ان کی تعداد تیز رفتاری سے بڑھتی ہے حتیٰ کہ یہ اتنی تعداد اور طاقت حاصل کرلیتے ہیں کہ سرخ خلیوں کی دیواروں کو پھاڑ کر ہزاروں کی تعداد میں باہر نکل آتے ہیں اور دوسرے سرخ خلیوں کو اپنا نشانہ بناتے ہیں- بس اسی موقع پر انسان میں بیماری کی علامات ظاہر ہوتی ہیں عام طور پر مادہ مچھر کے ڈسنے کے بعد سات سے تیس دنوں کے وقفے میں یہ سارا عمل مکمل ہوجاتا ہے-

ملیریا کا بخار چڑھتا اترتا رہتا ہے- اگر اس کا فوری علاج کیا جائے تو جرثومے ختم ہوجاتے ہیں- لیکن اگر علاج شروع کرنے میں دیر کی جائے یا علاج مکمل نہ کیا جائے تو ملیریا کا بخار طویل عرصے تک انسان کو تکلیف پہنچاتا رہتا ہے- حتیٰ کہ کئی سال تک یہ بار بار لوٹ کر آتا ہے- تاہم پلازموڈیم فالسی پیرم سے متاثرہ مریض میں بار بار بخار نہیں چڑھتا بلکہ پہلی بار ہی اتنی شدت اختیار کرتا ہے کہ اگر اس کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو مریض کی موت بھی واقع ہوسکتی ہے-

ملیریا کی علامات

ابتدائی طور پر بیماری کی علامات فلو جیسی ہوتی ہیں- سر درد' متلی اور سردی کی سی کیفیت محسوس ہوتی ہے- آہستہ آہستہ یہ علامات شدید ہوتی ہیں- اعصاب میں درد اور پیٹ درد کی شکایات محسوس ہونا بھی ملیریا کی علامات میں شامل ہیں- عام طور پر ملیریا بخار کے تین درجے ہوتے ہیں: پہلے درجے میں' جس کا دورانیہ ایک سے دو گھنٹے تک ہوسکتا ہے' ٹھنڈ لگتی اور شدید کپکپاہٹ محسوس ہوتی ہے- دوسرے درجے میں مریض کا درجہ حرارت بڑھتا ہے جو کہ 41.6 سینٹی گریڈ یا 107 فارن ہائیٹ تک جاسکتا ہے- اس درجہ کا دورانیہ 3 سے 4 گھنٹے تک ہوسکتا ہے- بخار کے تیسرے درجے میں مریض کو غیر معمولی پسینہ آتا ہے جس سے درجہ حرارت خود بخود کم ہوجاتا ہے- مریض شدید کمزوری محسوس کرتا ہے- یہ درجہ 2 سے 4 گھنٹے تک قائم رہتا ہے- یوں بخار مخصوص وقفوں سے خود بخود اترتا چڑھتا رہتا ہے- بخار کے چڑھنے اترنے کے سارے عمل کا دورانیہ پلازموڈیم کی چاروں اقسام میں مختلف ہوتا ہے

ملیریا کی تشخیص

مریض کی ہسٹری (History) یا اس کے خون ٹیسٹ کے ذریعہ ملیریا کی تشخیص کو ممکن بنایا جاتا ہے مثلاً:

1- کسی خاص علاقے میں گندے پانی کی نکاسی کے ناقص انتظامات اور ملیریا کے مریضوں کی تعداد تشویش ناک ہو تو ڈاکٹر کسی طرح کے ٹیسٹ کے بغیر ہی جان لیتا ہے کہ مریض ملیریا میں مبتلا ہے-

2- بیماری کی واضح علامات یعنی بخار کا مخصوص اتار چڑھاؤ اور شدید سردی و کپکپی وغیرہ کا محسوس ہونا ملیریا کی تشخیص کا ایک اہم پہلو ہے-

3- بعض صورتوں میں صرف علامات کی بنیاد پر ملیریا کی تشخیص کرنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا ایسے موقع پر خون کا ٹیسٹ لیا جاتا ہے- اس مقصد کے لئے چھ سے بارہ گھنٹوں کے وقفوں سے مریض کے خون کے مختلف نمونے حاصل کئے جاتے ہیں- خوردبین کے ذریعے خون کے سرخ خلیوں میں ملیریا کے جرثومے پلازموڈیم کی نشوونما کے مختلف ادوار کو بخوبی دیکھا جاسکتا ہے- ایسا بھی ممکن ہے کہ ایک مرتبہ ٹیسٹ کے ذریعہ یہ جرثومے شناخت نہ ہوپائیں- اس لئے بار بار ٹیسٹ لینے کی ضرورت ہوتی ہے- سب سے اہم وقت وہ ہوتا ہے جب مریض کو بخار ہونا شروع ہو- اگر بخار کے دوران خون ٹیسٹ کیا جائے تو تقریباً 100 فیصد مریضوں میں ملیریا کا جرثومہ تلاش کرلیا جاتا ہے اور یوں ملیریا کی تشخیص یقینی ہوجاتی ہے-

ملیریا سے پیدا ہونے والی پیچیدگیاں

1- ملیریا کے جرثومے خون میں سرخ خلیوں کو تباہ کرتے ہیں- اس لئے اگر یہ بیماری زیادہ دیر تک باقی رہے تو اس سے مریض میں خون کی کمی (Anaemia) پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے-

2- شکستہ سرخ خلیے چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت میں اکٹھے ہوسکتے ہیں جو مل کر باریک رگوں میں خون کی آمد و رفت میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں- اس سے دماغ اور گردے میں خرابی پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے-

3- پلازموڈیم فالسی پیرم کی وجہ سے پیدا ہونے والا ملیریا مناسب علاج نہ ہونے کی صورت میں مریض کے لئے جان لیوا بھی ثابت ہوسکتا ہے-

ملیریا کا علاج

ملیریا کا اگر بروقت علاج شروع کردیا جائے تو یہ مکمل طور پر قابل علاج بیماری ہے- اگر بیماری تشویش ناک صورت اختیار کرلے تو مریض کو ہسپتال میں داخل کروانے کی ضرورت ہوتی ہے- بعض سنگین حالتوں میں خون کی تبدیلی کی ضرورت بھی پڑسکتی ہے-

خون میں سے ملیریا کے جرثومے کے خاتمے کے لئے "کلوروکوئین" (Chloroquine) نہایت موثر دوا ہے- عام طور پر ملیریا کے علاج کے لئے اسے ہی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے- اس دوا کے استعمال کے بعد 24 گھنٹوں کے اندر اندر خون میں ملیریا کے جرثوموں کی تعداد میں واضح کمی واقع ہونا شروع ہوجاتی ہے اور عام طور پر مریض 3 سے 4 دنوں کے اندر اندر مکمل صحت یاب ہوجاتا ہے-

ملیریا کا اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو اس کے بخار کا حملہ بار بار ہوتا ہے اور بعض اوقات سالوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے- بعض صورتوں میں مریض کے جسم میں اس بیماری کے خلاف ایک طرح کا دفاعی نظام قائم ہوجاتا ہے اور یوں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بخار کے حملوں میں شدت اور تعداد میں فرق آجاتا ہے-

عام دواؤں سے ٹھیک نہ ہونے والا ملیریا

ان علاقوں میں جہاں ملیریا کی بیماری عام ہے ایسے مریضوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے جن پر ملیریا کے علاج کے لئے استعمال ہونے والی عام دوائیں بے اثر ثابت ہوتی ہیں- ان مریضوں میں ملیریا کے جرثومے ان دواؤں کے خلاف مزاحمت پیش کرتے ہیں- ایسی صورت میں بعض دوسری مخصوص دوائیں استعمال کی جاتی ہیں- ایسی صورت حال پیدا ہونے کے مندرجہ ذیل عوامل ہوسکتے ہیں-

1- پلازموڈیم کی سب سے خطرناک قسم فالسی پیرم سے لاحق ملیریا-
2- ملیریا کی دواؤں کا ضرورت سے زیادہ استعمال-
3- ملیریا کی دواؤں کا ضرورت سے کم مقدار میں استعمال-

بعض مریضوں میں تو بیماری کے جرثومے ملیریا کے لئے استعمال ہونے والی ہر دوا کو بے اثر کردیتے ہیں- جن ممالک میں اس قسم کا ملیریا عام ہے ان میں ایشیا' میں برما' کمبوڈیا' تھائی لینڈ' ویت نام' چین اور ان کے علاوہ افریقہ کے کچھ علاقے اور جنوبی امریکہ کے ممالک

شامل ہیں۔ پاکستان کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں اس قسم کا ملیریا عام تو نہیں ہے لیکن ایسے مریض موجود ضرور ہیں۔ اس لئے یہ امکان موجود ہے کہ یہاں بھی خدانخواستہ یہ بیماری عام ہو جائے۔

ملیریا سے متاثر ہونے کے زیادہ امکانات

ایسے افراد جن کے جسم کا اندرونی دفاعی نظام ملیریا کے جرثوموں کے خلاف کمزور ہو ان میں ملیریا سے متاثر ہونے کے امکانات زیادہ قوی ہوتے ہیں مثلاً:

1- ان علاقوں کے باشندے جہاں ملیریا عام نہیں یا بالکل موجود نہیں، ہجرت کر کے یا سیاحت کی غرض سے کسی ایسے علاقے میں جائیں جہاں ملیریا عام ہو۔
2- پانچ سال سے کم عمر بچے (بالخصوص 6 ماہ سے 2 سال کے بچے)
3- حاملہ خواتین۔
4- خون کا عطیہ لینے والے افراد۔
5- نشہ آور ادویات استعمال کرنے والے افراد۔

ملیریا سے بچاؤ

انفرادی اور سرکاری سطح پر چند ایک حفاظتی اقدامات کرنے سے ملیریا سے کافی حد تک بچاؤ ممکن ہے مثلاً:

1- ملک بھر میں، خاص طور پر پسماندہ علاقوں میں گندے پانی کی نکاسی اور صفائی کے انتظامات کو بہتر بنایا جائے۔
2- خاص طور پر برسات کے موسم میں تمام نشیبی علاقوں میں جہاں بارش کا پانی جوہڑوں کی صورت میں جمع ہو جاتا ہے، مچھر ختم کرنے کے لئے اسپرے کئے جائیں۔
3- اپنے گھر میں اور گھر کے باہر گلی اور محلے میں گندا پانی جمع ہونے دیں اور نہ ہی گندگی کے ڈھیر لگائیں۔ کیونکہ یہی غلاظت مچھروں اور طرح طرح کے جراثیم کو پنپنے کا موقع دیتی ہے۔
4- خاص طور پر ایسے موسم میں جب بارشیں زیادہ ہوں اور مچھروں کی بہتات ہو، باہر کھلے میں سونے سے پرہیز کریں بلکہ اندر کمرے میں دروازے کھڑکیاں بند کر کے سوئیں سوتے ہوئے مچھر دانی کا استعمال کریں یا اگر ہو سکے تو مچھر بھگانے والی کریم یا تیل جسم کو لگائیں یا پھر مچھروں کو ہلاک کرنے والے میٹ کا استعمال کریں۔
5- کسی ایسے علاقے میں جانے کے لئے جہاں ملیریا کی بیماری ہے، ضروری ہے کہ سفر سے پہلے ڈاکٹر سے رجوع کریں تاکہ وہ آپ کو ملیریا سے بچاؤ کے لئے دوائیں تجویز کرے۔ ایسے علاقوں میں سفر سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے دوائیں لینا شروع کی جاتی ہیں اور سفر سے واپسی کے بعد ایک مہینہ تک ان کا استعمال جاری رکھا جاتا ہے۔
6- اگر یہ ثابت ہو کہ آپ ملیریا کا شکار ہو چکے ہیں تو فوراً ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق باقاعدہ علاج شروع کریں۔ یاد رہے کہ علاج کو ہرگز ادھورا نہ چھوڑیں۔

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

گلائیڈر (Glider)
یعنی بغیر انجن کا ہوائی جہاز

گلائیڈر بغیر انجن کا ایسا جہاز ہے جو بغیر آواز پیدا کئے کسی بڑے پرندے کی طرح نہایت پروقار طریقہ سے ہوا کے دوش پر اڑتا ہے۔ اسی لئے اس کو Sail Plane یعنی تیرنے والا جہاز بھی کہا جاتا ہے۔

عام ہوائی جہاز اور گلائیڈر دونوں ہی اڑنے کے لئے اپنے پروں پر سے گزرنے والی ہوا کے دباؤ کے محتاج ہوتے ہیں۔ جہاز کے پر کا نچلا حصہ بالکل چپٹا ہوتا ہے جب کہ اوپر کا حصہ درمیان میں سے اٹھا ہوا ہوتا ہے اس طرح ہوا کو ایک ہی وقت میں پر کی نچلی جانب کی نسبت اوپر کی جانب کے زیادہ حصہ پر سے گزرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہوا کی رفتار پر کے اوپر والی جانب نچلی جانب کی نسبت زیادہ تیز ہوتی ہے۔ قدرت کا ایک قانون ہے کہ پانی اور ہوا کے بہاؤ میں تیزی آنے سے اس کا پریشر کم ہو جاتا ہے۔ اگر ہم کسی پائپ جس میں سے پانی بہہ رہا ہو کے سرے کو انگلی سے دبا کر اس کے منہ کو چھوٹا کر دیں تو پائپ میں پانی کا پریشر بڑھ جانے سے پانی کی دھار زیادہ دور تک جانے لگے گی۔ یا گیس ویلڈنگ پلانٹ کی نوزل (Nozel) کو جتنا باریک کر دیا جائے اتنا ہی اس کا شعلہ زیادہ پریشر کے ساتھ نکل کر دور تک جائے گا۔ تو پانی کی دھار یا شعلہ کی گیس کے منہ کو چھوٹا کر کے گویا ہم اس کے بہاؤ میں کمی کر دیتے ہیں جس سے اس کا پریشر بڑھ جاتا ہے اگر منہ کو چوڑا کر کے بہاؤ میں اضافہ کر دیا جائے تو پریشر اسی نسبت سے کم ہو جائے گا۔ تو جہاز کے پر کے نچلے حصہ پر ہوا کا دباؤ اوپر کے حصہ کی نسبت زیادہ ہونے کی وجہ سے ہوا پروں کو اوپر کی طرف اٹھائیگی جس کی وجہ سے جہاز اوپر کی طرف اڑان کرے گا۔ ہوا میں آگے کی طرف حرکت کرنے کی طاقت کیلئے جہاز کے اندر انجن لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن گلائیڈر میں یہ انجن نہیں ہوتے۔ ہم نے چیلوں اور گدھوں کو اوپر آسمان میں بغیر پروں کے ہلائے دیر تک گول دائروں میں چکر لگاتے دیکھا ہے اس وقت وہ اڑ نہیں رہی ہوتیں بلکہ گلائڈنگ کر رہی ہوتی ہیں۔ یا جس طرح ہم گول شکل کی چپٹی سی پلیٹ لے کر اسے کنارے سے پکڑ کر زور سے پھینکیں تو وہ ہماری توقع سے کہیں زیادہ دور تک ہوا میں گلائیڈ کرتی جائے گی۔

گلائیڈر کا ہوا میں بلند ہونا

اب ایک بات تو واضح ہو گئی کہ اگر کوئی چپٹی چیز ہوا کے دوش پر چھوڑ دی جائے تو وہ ہوا کی رفتار اور دباؤ کی نسبت سے کچھ دور تک تیرتی چلی جائے گی۔ پرندے اپنے پروں پر اس لئے گلائڈ کر سکتے ہیں کہ وہ پہلے اپنی طاقت سے پرواز کر کے اوپر ہوا میں جا چکے ہوتے ہیں۔ کسی گول ڈسک کو جب ہم تیزی سے ہوا میں اوپر کی طرف پھینکتے ہیں تب ہی وہ گلائیڈ کرتی ہوئی نیچے آتی ہے۔ لیکن اتنا بڑا ہوائی جہاز جیسا گلائیڈر جس کے اندر ایک یا دو آدمی بھی سوار ہیں بغیر انجن کے اوپر ہوا میں کیسے پہنچتا ہے؟ تو اصل مسئلہ یہی پہلے ہوا میں بلند ہونے کا ہی ہے۔ اس کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں جو بہت دلچسپ ہیں۔ آپ نے کسی کو میدان میں کھڑا ہو کر پتنگ اڑاتے دیکھا ہے؟ پتنگ اڑانے والے کا اصل مسئلہ اسے ہوا میں بلند کرنا ہے اس کے بعد وہ ہوا کے دوش پر خود بخود اڑتا رہتا ہے۔ پتنگ کو ہوا میں بلند کرنے کیلئے یا تو پتنگ باز اسے لے کر تیزی سے بھاگتا ہے اور پتنگ کو سر سے اونچا کر کے ساتھ کے ساتھ ڈور چھوڑتا جاتا ہے۔ پتنگ میں ہوا بھرنے سے وہ اوپر کی طرف اٹھتی جاتی ہے یہاں تک کہ مطلوبہ بلندی پر پہنچ کر اڑنے لگتی ہے۔ یا پتنگ والا کسی سے کہتا ہے کہ پتنگ کو کچھ فاصلہ تک لے جائے اور وہاں جب وہ اس کا رخ اوپر کی طرف کر کے پتنگ کو چھوڑ دیتا ہے تو اسے اڑانے والا زور سے ڈور کو کھینچتا ہے جس سے پتنگ تیزی سے اوپر کی طرف اٹھتی ہے اور اوپر کی ہوا میں پہنچنے کے بعد اسے اڑانا آسان ہو جاتا ہے۔ ایک اور طریقہ یہ ہے کہ پتنگ اڑانے والا اسے کسی اونچی جگہ مکان کی چھت وغیرہ پر لیجاتا ہے اور وہاں نسبتاً تیز اور کھلی ہوا سے اسے ڈور کے جھٹکوں سے اوپر کی طرف اٹھا لیتا ہے۔ گلائیڈر کو ہوا میں بلند کرنے کے لئے یہ تینوں طریق استعمال کئے جاتے ہیں۔ عام طور پر کسی ہوائی جہاز یا گاڑی کے پیچھے ڈیڑھ سو سے لے کر دو سو فٹ تک لمبے رسے یا زنجیر کے ساتھ گلائیڈر کو سامنے کی طرف لگے ہوئے کنڈے سے باندھ دیا جاتا ہے۔ جب وہ جہاز یا موٹر تیزی سے کھینچتی ہے تو نیچے لگے ہوئے ایک پہیہ پر دوڑتے ہوئے گلائیڈر اپنے پروں پر ہوا میں بلند ہو جاتا ہے۔ دو ہزار سے تین ہزار فٹ کی بلندی پر پہنچنے کے بعد گلائیڈر کا پائلٹ ایک لیور کی مدد سے گلائیڈر کو جہاز یا کشتی سے علیحدہ کر لیتا ہے اور پھر پروں کی مدد سے خود ہوا میں اڑنے لگتا ہے۔ انجن نہ ہونے کی وجہ سے گلائیڈر کے اڑنے کا سارا دار و مدار چونکہ ہوا پر ہی ہوتا ہے اس لئے اپنے Drag کو کم سے کم کرنے کے لئے گلائیڈر کے پر ہوائی جہاز کے پروں کی نسبت لمبائی میں بہت زیادہ اور چوڑائی میں بہت کم ہوتے ہیں۔ Drag ہوا کے پروں سے ٹکرانے سے پیدا ہونے والی رکاوٹ کو کہا جاتا ہے دراصل پروں کے نیچے سے گزرنے والی ہوا انہیں اوپر کو اٹھاتی ہے جب کہ سرے پر ہوا نیچے کو دھکیلتی ہے یہی Drag ہے۔ عام طور پر گلائیڈر کے پر 40 فٹ لمبے اور 4 انچ چوڑے ہوتے ہیں لیکن مقابلوں میں حصہ لینے والے گلائیڈر کے پر 70 فٹ لمبے اور اڑھائی انچ چوڑے بھی ہوتے ہیں۔ ہوا کے پریشر کے مطابق گلائیڈر کی بلندی میں کمی بیشی کرنے یا رخ تبدیل کرنے یا زمین پر لینڈ کرتے وقت استعمال کرنے کے لئے عام ہوائی جہاز کی طرح پروں کے ساتھ Aileron لگے ہوتے ہیں جو قبضے کے ساتھ لگی ہوئی ایسی پلیٹیں ہیں جن کو لیور کی مدد سے اوپر نیچے کیا جاسکتا ہے۔ گلائیڈر کو موڑنے کیلئے اس طرف کی Aileron کو نیچے کر دیا جاتا ہے اس کے ساتھ ہی دوسرے پر کی Aileron خود بخود اوپر کے رخ کو ہو جاتی ہے لینڈ کرتے وقت دونوں Ailerons کو پورا نیچے کی طرف کر دیا جاتا ہے تاکہ پرواز کی رفتار میں زیادہ سے زیادہ کمی پیدا ہو جائے۔ اس طرح گلائیڈر کی اڑان کے زاویہ اور مڑتے وقت گلائیڈر کو کنٹرول کرنے کے لئے دم پر جہاز کی طرح کا Fin اور Rudder لگا ہوتا ہے جن کو لیور کی مدد سے ہلایا جاسکتا ہے الغرض اپنی ساخت کے اعتبار سے گلائیڈر اور ہوائی جہاز میں کوئی فرق نہیں ہوتا سوائے ہوائی جہاز کے انجن کے جو گلائیڈر میں نہیں ہوتا یا ہوتے۔ اگرچہ بعض گلائیڈرز میں اوپر اٹھنے اور لینڈ کرنے کے لئے انجن بھی لگا ہوتا ہے لیکن ایک دفعہ ہوا میں بلند ہو جانے کے بعد اسے بند کر دیا جاتا ہے۔

اڑان کے دوران

گلائیڈر کی اڑان کا چونکہ سارا دار و مدار ہوا کی اوپر اٹھانے کی طاقت پر ہوتا ہے اس لئے اس کے پائلٹ کو ایسی ہواؤں کی تلاش کرنا پڑتا ہے جن کا رخ نیچے سے اوپر کی طرف ہو۔ ایسی ہوائیں چار قسم کی ہیں۔

1- وہ ہوا جو کسی اونچے پہاڑ کی سمت میں چلتی ہے وہ پہاڑ سے ٹکرا کر اوپر کی طرف اٹھتی ہے اور چوٹی کو عبور کر کے دوسری جانب نیچے کو اترتی ہے۔ اوپر اٹھنے والی ہوا کو استعمال کر کے تجربہ کار گلائیڈرز کے پائلٹوں نے ایک ہزار میل تک اڑان کی ہے۔ پہاڑ کے دامن میں پرندوں کے بغیر پروں کو ہلائے اڑنے سے اس ہوا کی موجودگی کا پتہ لگا کر اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

2- وہ ہوا جسے عام طور پر تھرمل کا نام دیا جاتا ہے ایسے علاقوں کے اوپر چلتی ہے جہاں وسیع و عریض میدانوں، کارخانوں، سڑکوں اور پھیلے ہوئے پانی کی سطح کے سورج کی گرمی سے گرم ہو جانے کے نتیجہ میں وہاں کی ہوا گرم ہو کر اوپر کو اٹھتی ہے عام طور پر دوپہر سے لے کر سہ پہر کے آخر تک یہ ہوا چلتی ہے۔ اسی طرح گھنی آبادیوں میں پیدا ہونے والی حرارت سے بھی یہ ہوا اوپر کی طرف اٹھتی ہے۔ روئی کے گالوں جیسے ہلکے پھلکے بادل کا اوپر فضا میں پیدا ہونا۔ یا زمین پر اڑنے والے گرد و غبار وغیرہ سے اس ہوا کی موجودگی کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔

3- پہاڑ کی چوٹی پر سے دوسری سمت نیچے اترنے

والی ہوا اگرچہ عام طور پر نیچے کے رخ پر چلتی ہے لیکن مخصوص موسمی حالات کی وجہ سے ان علاقوں میں اوپر کی طرف اٹھنے والی طاقتور ہوائیں پیدا ہوتی ہیں جو آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک جا پہنچتی ہیں۔ ایسے بادل جو نیچے سے چپٹے اور اوپر سے مخروطی دکھائی دیں ان ہواؤں کی نشان دہی کرتے ہیں۔

4۔ مخصوص موسمی حالات کے زیر اثر طاقتور سرد ہوائیں کسی علاقہ میں داخل ہوتی ہیں اور وہاں کی نسبتاً گرم ہوا کو اوپر کی طرف دھکیل دیتی ہیں۔ ایسی ہوائیں سینکڑوں میل کے علاقہ میں ہو سکتی ہیں۔ گلائیڈرز کے پائلٹ ان ہواؤں کا پتہ چلا کر ان کے مطابق صحیح وقت اور سمت کا انتخاب کر کے 50 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہزار میل سے زیادہ فاصلہ کی اڑان کر چکے ہیں۔ ہر گلائیڈر میں رفتار، اونچائی، سمت اور گلائیڈر کے اوپر یا نیچے جانے کی رفتار معلوم کرنے کے آلات لگے ہوتے ہیں۔ نوآموز پائلٹ پہلے تربیت دینے والے پائلٹ کے ساتھ ایسے گلائیڈر میں اڑان کرتے ہیں جس میں دو کنٹرول لگے ہوتے ہیں تاکہ بوقت ضرورت استاد کنٹرول سنبھال سکے۔ بعض ایسے گلائیڈر بھی ہوتے ہیں جن کے صرف پر ہوتے ہیں اندر بیٹھنے کیلئے کوئی باڈی نہیں ہوتی صرف پروں کے نیچے لٹکنے کے لئے فریم ہوتا ہے۔ ان گلائیڈرز کے نیچے لٹک کر انہیں اڑایا جاتا ہے۔ یہ تکونی شکل کے بڑے بڑے پر ہوتے ہیں جو سامنے سے نوکدار اور پیچھے سے چوڑے ہوتے ہیں۔ ان گلائیڈرز میں اڑان پرندوں سے مشابہ ہونے کی وجہ سے اور بھی زیادہ پرلطف ہوتی ہے۔ ہوا میں بلند ہونے کے لئے گلائیڈر کو سر سے اوپر اٹھا کر کسی اونچے پہاڑ کی ڈھلوان پر ہوا کی مخالف سمت میں بھاگا جاتا ہے۔ پروں میں ہوا بھرنے کی وجہ سے وہ اوپر اٹھ جاتے ہیں تو گلائیڈر ہوا میں اڑنے لگتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

✿ ہومیو ڈاکٹر ناصر احمد صدیقی صاحب صدر احمدیہ ہومیو پیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن پاکستان کے دل کا آپریشن مورخہ 17 جون 2002ء کو سرجری ہسپتال لاہور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے ہو گیا ہے احباب جماعت جلد شفایابی کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

✿ مکرم مرزا اشرف بیگ صاحب ناروے شدید بیمار ہیں احباب سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

✿ مکرم جمال احمد ناصر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب ولد مکرم شیخ انور احمد صاحب لیہ دو سال سے سخت بیمار چلے آرہے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفائے کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم شیخ عبدالرشید صاحب اسلام آباد کو دل کا اٹیک ہوا ہے وہاں کے مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرم ملک عامر صاحب جرمنی میں شدید بیمار ہیں احباب سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

✿ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب سندھو کارکن دفتر انصار اللہ پاکستان لکھتے ہیں خاکسار کی والدہ صاحبہ کا رسولی کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں اور صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم لیاقت علی طاہر صاحب کارکن نظارت امور عامہ ومعتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بھانجی مکرمہ شیخ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد سرور صاحب دارالفضل شرقی (بعمر 16 سال) تقریباً دو ماہ لیپلاسٹک انیمیا سے بیمار رہنے کے بعد مورخہ 17 جون 2002ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئی۔ اگلے روز احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے صبح 9:30 بجے جنازہ پڑھا اور قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب مہتمم مقامی ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت، بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

کامیابی

✿ گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 سانگلہ ہل کے احمدی طالب علم مکرم ھبۃ الرحمٰن ابن مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب شاکر نے اپنے سکول میں میٹرک 2002ء (سائنس گروپ) کے امتحان میں 757/850 نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوف چوہدری محمد داؤد صاحب صدر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل کے بھانجے ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ اس کامیابی کو آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

نکاح

✿ مورخہ 19 جون 2002ء کو مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد از نماز عصر بیت المبارک میں مکرم خان فضل اللہ عمران صاحب ابن مکرم نصر اللہ خان صاحب مرحوم آف میرپور خاص حال جرمنی کا نکاح مکرمہ نبیلہ نوید صاحبہ بنت مکرم داؤد محمد اسلم صاحب حال جرمنی کے ساتھ مبلغ -/5000 یورو حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ یہ نکاح فریقین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

✿ محترمہ عطیہ منور صاحبہ بنت مکرم منور احمد باجوہ صاحب 12/1 دارالصدر شمالی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم ریحان اکرم صاحب ولد مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب آف کیلگری کینیڈا بعوض حق مہر پندرہ ہزار کینیڈین ڈالر مورخہ 15 جون 2002ء کو ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

حافظات کا ماہانہ اجلاس

✿ مورخہ 2 جولائی 2002ء بوقت 9:00 بجے صبح سابق حافظات عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ کا ماہانہ اجلاس ہوگا۔ تمام حافظات وقت مقررہ پر حاضر ہوں اور اس اجلاس کے پروگرام سے فائدہ اٹھائیں۔

(پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ)

ولادت

✿ مکرم نیر محمود نثار صاحب سابق قائد علاقہ آزاد کشمیر لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم خرم محمود صاحب حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 13 جون 2002ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام شاہ میر خرم تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم ٹھیکیدار محمود احمد آف کالا گوجراں ضلع جہلم کا پوتا اور محترم سیٹھی منصور احمد صاحب آف جہلم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے خادم دین ہونے اور دین اور دنیا میں اعلیٰ مقام کیلئے درخواست دعا ہے۔

نیکی کے کام میں حصہ لینے کا نادر موقع

✿ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء وطالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقم بھجوائی جا سکتی ہے۔

(نگران امداد طلباء)

دفاتر تحریک جدید متعین کرنے کا اصول

✿ تحریک جدید کے مالی جہاد میں نومبر 1934ء تا اکتوبر 1944ء کے عرصہ میں شامل ہونے والے مجاہدین۔ دفتر اول۔

۔ نومبر 1944ء تا اکتوبر 1965ء کے عرصہ میں شامل ہونے والے مجاہدین۔ دفتر دوم

۔ نومبر 1965ء تا اکتوبر 1985ء کے عرصہ میں شامل ہونے والے مجاہدین۔ دفتر سوم۔

اس عرصہ کے بعد شامل ہونے والے مجاہدین دفتر چہارم میں متصور ہونگے۔ سیکرٹری صاحبان تحریک جدید وعدہ جات کے فارم میں دفتر کا اندراج مذکورہ اصول کے مطابق کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

یہ سلسلہ جاری ہے ابھی کئی مستحقین امداد کے منتظر ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ بے سہارا اور نادار مخلوق کے لئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بیوت الحمد منصوبہ میں درج ذیل شقوں کے تحت نمایاں مالی قربانی پیش فرمائیں۔

1۔ پورے مکان کے تعمیری اخراجات کی ادائیگی۔ آجکل ایک مکان پر مبلغ پانچ لاکھ روپے لاگت آتی ہے۔

2۔ ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی

3۔ حسب استطاعت جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں۔

امید ہے احباب کرام اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ یہ رقم مقامی سطح پر سیکرٹری مال کو یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بیش از پیش خدمت دین کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین

(صدر بیوت الحمد سوسائٹی)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
سفوف مفرح۔ معجون مفرح
ضعف۔ کمزوری۔ گھبراہٹ اور Low بلڈ پریشر میں نہایت مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ بدھ 26-جون زوال آفتاب : 1-11
☆ بدھ 26-جون غروب آفتاب : 8-20
☆ جمعرات 27-جون طلوع فجر : 4-22
☆ جمعرات 27-جون طلوع آفتاب : 6-02

پنجاب کا 138 ارب کا بجٹ پنجاب کے وزیر خزانہ نے صوبے کا ایک کھرب 37 ارب 72 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کیا- اخراجات کا تخمینہ ایک کھرب 17 ارب 10 کروڑ روپے کا لگایا گیا ہے- انہوں نے بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آبادی کے لحاظ سے ملک کے سب سے بڑے صوبے پنجاب کی حکومت نے اپنی تمام تر توجہ غربت میں کمی‘ روزگار کے وسائل میں اضافہ‘ تعلیم کی ترقی‘ صحت اور حفظان صحت اور امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے اور آبپاشی کے وسائل کے نظام کو حالات کے تقاضوں کے مطابق بنانے پر مرکوز رکھی جو کہ ہماری زرعی معیشت کے لئے بنیادی اہمیت کا حامل ہے- انہوں نے کہا کہ بجٹ سے تعلیم‘ صحت‘ پولیس اور محکمہ آبپاشی کیلئے تجویز کردہ وسائل کی تفصیل کچھ اس طرح ہے‘ شعبہ تعلیم 31 ارب 16 کروڑ‘ صحت 9 ارب 50 کروڑ امن عامہ 12 ارب 24 کروڑ اور آبپاشی 6 ارب 87 کروڑ‘ انہوں نے کہا کہ مالی سال 03-2002 میں ترقیاتی کاموں کیلئے 20 ارب 75 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں- جو رواں مالی سال کے پروگرام سے 4 فیصد زیادہ ہیں- انہوں نے کہا صوبائی حکومت آئندہ مالی سال میں جاری اور نئی سکیموں کیلئے 11 ارب 75 کروڑ روپے خرچ کرے گی- جبکہ 9 ارب کی خطیر رقم ضلعی حکومتوں کے سپرد کی جائے گی- جو کہ صوبائی فنانس کمیشن کی سفارشات کے تحت اضلاع میں تقسیم کی جائے گی-

کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا صوبائی وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا ہے کہ نئے مالی سال کے بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا- انہوں نے کہا حکومت کی حکمت عملی یہی ہے کہ موجودہ ٹیکسوں کے نظام کو درست کیا جائے- صاحب حیثیت اپنی استطاعت کے مطابق ٹیکس ادا کریں اور کم آمدنی والے شہریوں پر ٹیکس کم ہوں- انہوں نے کہا کہ ماضی میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کئی طبقات کو بلاوجہ چھوٹ دی گئی-

خوشحال پاکستان پروگرام کیلئے فنڈز نہیں رکھے گئے صوبائی حکومت نے خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت صوبائی سطح پر آئندہ مالی سال کیلئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے- بلکہ ضلعی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اس پروگرام کو جاری رکھنے کیلئے اپنے ترقیاتی بجٹ میں سے رقوم مہیا کریں-

ضلعی حکومتوں کے بجٹ پنجاب بھر کی ضلعی حکومتیں اپنے بجٹ 26 سے 27 جون تک پیش کریں گی- جس کے بعد تحصیل حکومتیں 28 سے 30 جون کو اپنے میزانیوں کی منظوری دیں گی-

ربوٰ کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ کالعدم سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ نے ربوٰ کے حوالے سے یو بی ایل کی نظرثانی کی اپیل منظور کر لی ہے اور مقدمہ وفاقی شرعی عدالت کو ریمانڈ کرتے ہوئے ہدایت کی ہے کہ اس کی ازسرنو سماعت کی جائے- سپریم کورٹ نے سودی بنکاری اور سودی نظام معیشت کو حرام قرار دینے سے متعلق وفاقی شرعی عدالت کے 14 نومبر 1991ء اور سپریم کورٹ شریعت اپیلٹ بنچ کے 23 دسمبر 1999ء کے فیصلوں کو کالعدم قرار دیا ہے-

پنجاب کے نئے چیف سیکرٹری وفاقی حکومت نے سیکرٹری زراعت حفیظ اختر رندھاوا کو چیف سیکرٹری پنجاب تعینات کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا- وہ یکم جولائی کو اپنے عہدے کا چارج سنبھالیں گے- وہ اس سے قبل 1999ء میں بھی چیف سیکرٹری رہ چکے ہیں-

ٹیکس فری بجٹ ہونے کے باوجود نئے ٹیکسوں کا اجراء آئندہ مالی سال کے بجٹ میں پنجاب حکومت نے بعض نئے شعبوں پر پروفیشنل ٹیکس عائد کر دیا ہے- ان میں جیولرز‘ ڈیپارٹمنٹل سٹور‘ الیکٹرونکس گڈز سٹورز‘ کیبل آپریٹر‘ پرنٹنگ پریس‘ زرعی ادویات کے ڈیلر اور وکلاء شامل ہیں جن پر ایک ہزار روپے سالانہ پروفیشنل ٹیکس لگایا گیا ہے- اس کے علاوہ پہلے سے عائد بعض پروفیشنل ٹیکسوں پر نظرثانی کے بعد نئی شرحوں کا اعلان کیا گیا ہے- اس طرح یہ بات غلط ثابت ہو جاتی ہے کہ نئے مالی سال کا بجٹ ٹیکس فری ہے اور عوام پر ٹیکسوں کا بوجھ نہیں آئے گا-

نئے نیوکلیئر پاور پلانٹ لگانے کا منصوبہ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر پرویز بٹ نے کہا ہے کہ پاکستان میں نئے نیوکلیئر پاور پلانٹ لگائے جائیں گے سوات‘ نواب شاہ اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ایٹمی طبی مراکز بنائے جائیں گے- پاکستان نیوکلیئر اور سائنس وٹیکنالوجی کو ترقی دے کر اقتصادی طور پر ترقی کر سکے گا- اور اس سے ملکی دفاع مزید مضبوط ہوگا-

طوفان بادوباراں 7 افراد ہلاک راولپنڈی اسلام آباد میں طوفان بادوباراں کے نتیجہ میں 7- افراد ہلاک ہو گئے- دریائے سواں میں اچانک پانی آ جانے سے 4 بچے تیز لہروں کی نذر ہو گئے- گولڑہ میں چھت گرنے سے 2 افراد جاں بحق ہو گئے- بارش کے نتیجہ میں نالہ لئی میں درمیانے درجے کا سیلاب آ گیا ہے جس کی وجہ سے ملحقہ نشیبی علاقوں کے لوگ محفوظ مقامات پر منتقل ہو رہے ہیں- ربوہ اور گردونواح کے علاقوں میں گزشتہ روز صبح سویرے گہرے بادل اور تیز بارش کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا- محکمہ موسمیات کے مطابق پری مون سون ہواؤں کی وجہ سے پنجاب کے میدانی علاقوں میں مزید بارشیں ہو سکتی ہیں-

مداخلت میں خاتمے کی یقین دہانی بھارت میں قائم امریکی سفارتخانے نے صدر مشرف کے اس بیان کو مسترد کر دیا ہے کہ انہوں نے سرحد پار دہشت گردی کے مستقل خاتمہ کیلئے امریکہ سے کوئی وعدہ کیا- سفارتخانے کے ترجمان نے بتایا کہ صدر مشرف نے 6 جون 2002ء کو امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج کو لائن آف کنٹرول کے اس پار سے مداخلت کے مستقل خاتمے کی یقین دہانی کرائی تھی-

غزہ میں 6 جاں بحق اسرائیل کے گن شپ ہیلی کاپٹروں نے غزہ کی پٹی کے جنوب میں دو کاروں پر میزائل برسائے جس کے باعث کاروں میں سوار چھ فلسطینی جاں بحق ہو گئے- ان کے پرخچے اڑ گئے- دریں اثناء اسرائیلی فوج کے درجن بھر ٹینکوں نے رملہ میں فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ یاسر عرفات کے ہیڈکوارٹر کا محاصرہ کر کے کریک ڈاؤن شروع کر دیا ہے- رملہ میں کرفیو لگا دیا گیا ہے- جھڑپوں میں دو اسرائیلی فوجی زخمی ہو گئے-

نیویارک میں 7 پاکستانی زندہ جل گئے بروکلین (نیویارک) میں ایک عمارت میں پراسرار آگ لگنے سے ایک پاکستانی خاندان کے سات افراد زندہ جل گئے- ہلاک ہونے والوں میں میاں بیوی اور ان کی پانچ بیٹیاں شامل ہیں- ان کا تعلق سیالکوٹ سے بتایا جاتا ہے-

کشمیر پر ثالثی امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر کے دیرینہ تنازعہ کے حل کے سلسلے میں ثالث کا کردار ادا کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں ہے-

کشیدگی میں اضافہ ہو سکتا ہے- امریکہ

امریکہ نے کہا ہے کہ سرحدوں پر فوجوں کی موجودگی سے پاک بھارت کشیدگی میں پھر اضافہ ہو سکتا ہے امریکہ جنوبی ایشیا میں کشیدگی کے خاتمے کیلئے اپنا کردار ادا کرتا رہے گا-

جارجیا میں القاعدہ کے خلاف آپریشن روس کے صدر ولادی میر پیوٹن نے کہا ہے کہ جارجیا میں القاعدہ کے خلاف آپریشن روس کی مدد کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا- نہ صرف امریکہ بلکہ مقامی فوجی بھی دہشت گردی کو کنٹرول نہیں کر سکتے- انہیں روسی فوج کی مدد لینا پڑے گی-

مینڈک کا گوشت بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ دنیا بھر میں مینڈک کے گوشت کی سب سے زیادہ برآمد چین سے ہوتی ہے- سرکاری اعداد وشمار کے مطابق چین کے صرف ایک صوبے سے مینڈکوں کی ٹانگوں کی برآمد 2000 ٹن سالانہ تک پہنچ چکی ہے- چین یورپی ممالک اور امریکہ کو مینڈک برآمد کرنے والے نمایاں ممالک میں سے ایک ہے- چین کے ہوٹلوں میں ملنے والے کھانوں کی فہرست میں شامل مینڈک کے گوشت سے تیار کی گئی ڈش پورے ملک میں انتہائی مقبول ہے-

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی -/50 روپے- بڑی -/200 روپے

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

منتقلی کلینک

خاکسارہ نے اپنا کلینک دارالیمن ربوہ سے دارالصدر جنوبی ملحقہ قومی بچت بنک یادگار روڈ ربوہ منتقل کر لیا ہے- استفادہ فرماویں-

اوقات کار صبح 8 بجے سے 8 بجے شام تک

ڈاکٹر فہمیدہ منیر ربوہ- فون نمبر 214783

Al Rehman Electronics Workshop.

Deals in all kind of Electronics and Repairs Specialist in Digital Receivers.

110.Basement. C.Blok Bank Squire Model Town Lahore.

0300-9427487

جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ

[illegible] پراپرٹی سنٹر

دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون 213257

پروپرائٹر: سعید احمد فون گھر 212647

گورنمنٹ جامعہ نصرت میں

نوٹس داخلہ ایف-اے/ایف ایس سی 2002ء

کالج ھذا میں داخلہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق میرٹ کی بنیاد پر ہوگا- کالج دفتر سے فارم اور پراسپکٹس حاصل کئے جا سکتے ہیں- داخلہ یکم جولائی 2002ء سے شروع ہو رہا ہے- فارم کے ساتھ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ منسلک کرنا ضروری ہیں-

1- رزلٹ میٹرک کی دو کاپیاں تصدیق شدہ-
2- کیریکٹر سرٹیفکیٹ-
3- والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی دو نقول تصدیق شدہ
4- رجسٹریشن کارڈ کی فوٹو کاپی
5- داخلہ فارم پر فوٹو چسپاں کرنا ضروری ہے-

نامکمل فارم وصول نہیں کئے جائیں گے-

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 1